روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 61

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

سوموار 30 دسمبر 2002ء 25 شوال 1423 ہجری-30 فتح 1381 ہش جلد 52-87 نمبر 295

لقاء الٰہی

حضرت عبادہ بن صامتؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:-

جو شخص لقاء الٰہی کی آرزو رکھتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملاقات کو پسند کرتا ہے- اور جو لقاء الٰہی کو ناپسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس کی ملاقات کو ناپسند کرتا ہے-

(جامع ترمذی ابواب الزھد- باب من احب لقاء اللّٰہ حدیث نمبر 2231)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

درستیٔ اخلاق کے بعد دوسری بات یہ ہے کہ دعا کے ذریعہ سے خداتعالیٰ کی پاک محبت حاصل کی جاوے۔ ہر ایک قسم کے گناہ اور بدی سے دور رہے اور ایسی حالت میسر ہو کہ جس قدر اندرونی آلودگیاں ہیں ان سب سے الگ ہو کر ایک مصفّٰی قطرہ کی طرح بن جاوے۔ جب تک یہ حالت میسر نہ ہو گی تب تک خطرہ ہی خطرہ ہے، لیکن دعا کے ساتھ تدابیر کو نہ چھوڑے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ تدبیر کو بھی پسند کرتا ہے اور اسی لئے (-) قرآن شریف میں قسم بھی کھائی ہے۔ جب وہ اس مرحلہ کو طے کرنے کے لئے دعا بھی کرے گا اور تدبیر سے بھی اس طرح کام لے گا کہ جو مجلس اور صحبت اور تعلقات اس کو حارج ہیں ان سب کو ترک کردے اور رسم عادت اور بناوٹ سے الگ ہو کر دعا میں مصروف ہو گا تو ایک دن قبولیت کے آثار مشاہدہ کرلے گا۔ یہ لوگوں کی غلطی ہے کہ وہ کچھ عرصہ دعا کر کے پھر رہ جاتے ہیں اور شکایت کرتے ہیں کہ ہم نے اس قدر دعا کی مگر قبول نہ ہوئی: حالانکہ دعا کا حق تو ان سے ادا ہی نہ ہوا۔ تو قبول کیسے ہو؟ اگر ایک شخص کو بھوک لگی ہو یا سخت پیاس ہو اور وہ صرف ایک دانہ یا ایک قطرہ لے کر شکایت کرے کہ مجھے سیری حاصل نہیں ہوئی۔ تو کیا اس کی شکایت بجا ہو گی؟ ہرگز نہیں۔ جب تک وہ پوری مقدار کھانے اور پینے کی نہ لے گا۔ تب تک کچھ فائدہ نہ ہو گا۔ یہی حال دعا کا ہے۔ اگر انسان لگ کر اسے کرے اور پورے آداب سے بجا لاوے۔ وقت بھی میسر آوے تو امید ہے کہ ایک دن اپنی مراد کو پالیوے۔ لیکن راستہ میں ہی چھوڑ دینے سے صدہا انسان مر گئے (گمراہ ہو گئے) اور صدہا ابھی آئندہ مرنے کو تیار ہیں۔ ایک من پیشاب میں ایک قطرہ پانی کا کیا شئے ہے جو اسے پاک کرے۔ اسی طرح وہ بد اعمالیاں جن میں لوگ سر سے پاؤں تک غرق ہیں ان کے ہوتے ہوئے چند دن کی دُعا کیا اثر دکھا سکتی ہے۔ پھر عُجب، خود بینی، تکبّر اور ریا وغیرہ ایسے امراض لگے ہوئے ہوتے ہیں جو عمل کو ضائع کر دیتے ہیں۔ نیک عمل کی مثال ایک پرند کی طرح ہے۔ اگر صدق اور اخلاص کے قفس میں اسے قید رکھو گے تو وہ رہے گا ورنہ پرواز کر جاوے گا اور یہ بجز خداتعالیٰ کے فضل کے حاصل نہیں ہو سکتا۔ (-) عمل صالحہ سے یہاں یہ مراد ہے کہ اس میں کسی قسم کی بدی کی آمیزش نہ ہو۔ صلاحیت ہی صلاحیت ہو۔ نہ عُجب ہو، نہ کبر ہو، نہ نخوت ہو، نہ تکبر ہو، نہ نفسانی اغراض کا حصہ ہو۔ نہ رُو بخلق ہو۔ حتیٰ کہ دوزخ اور بہشت کی خواہش بھی نہ ہو۔ صرف خداتعالیٰ کی محبت سے وہ عمل صادر ہو۔ جب تک دوسری کسی قسم کی غرض کو دخل ہے تب تک ٹھوکر کھائے گا۔ اور اس کا نام شرک ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 102)

چندہ وقف جدید سے متعلق

ایک ضروری نصیحت

وقف جدید کا رواں مالی سال ختم ہونے کو ہے- لہٰذا احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اپنا چندہ وقف جدید حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی درج ذیل نصیحت کی روشنی میں خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق کے مطابق جلد از جلد ادا کر کے عنداللہ ماجور ہوں-

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

''پس میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ اپنے حالات کا جائزہ لیں- آپ میں سے وہ خوش نصیب جن کو خدا تعالیٰ نے کثرت سے دولت عطا فرمائی ہے اور ایسے ضرور ہیں- وہ یہ جائزہ لیں کہ کیا وہ اس نسبت سے جس نسبت سے اللہ تعالیٰ نے ان پر فضل فرمایا ہے خدا کے حضور مالی قربانی میں لبیک کہتے ہیں کہ نہیں-''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 25 دسمبر 1992ء)

(ناظم وقف جدید)

صرف قرآن ہی وہ کتاب ہے جس کے مطالب کبھی ختم نہیں ہوتے- (حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

اسسٹنٹ لائبریرین کی خالی آسامی

خلافت لائبریری ربوہ میں اسسٹنٹ لائبریرین کی آسامی خالی ہے- جس کیلئے کم از کم تعلیم ایم-اے لائبریری سائنس ہے- اس کی تنخواہ 2510-100-3310-120-4750-145-5910 گریڈ کے مطابق ابتدائی طور پر 2510+1000 روپے مہنگائی الاؤنس ہوگی- مرکز سلسلہ میں ملازمت کے خواہش مند خواتین و حضرات اپنی درخواست امیر جماعت سے اپنی تصدیق شدہ سندات کی نقول کے ساتھ انچارج خلافت لائبریری ربوہ کے نام 15 جنوری 2003ء تک ارسال فرمائیں-

(انچارج خلافت لائبریری ربوہ)

تاریخ احمدیت
منزل بہ منزل
دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

مرتبہ ابن رشید

1955ء ②

مارچ — شروع مارچ میں ریاست ٹونگیا سیرالیون میں احمدیوں کو ظلم وستم کا نشانہ بنایا گیا۔ اور قید وبند کی صعوبتیں برداشت کرنی پڑیں۔

11 مارچ — حضور نے جماعت کے نام ایک پیغام میں علاج کے لئے یورپ جانے کے فیصلے سے احباب کو آگاہ فرمایا۔ اور امانت خاص قائم کرنے کی تحریک فرمائی۔

15 مارچ — حضور نے لاہور سے احباب کے نام دوسرا پیغام جاری فرمایا۔

21 مارچ — حضور نے جماعت کے نام تیسرا پیغام تحریر فرمایا۔

22 مارچ — حضور نے جماعت کے نام چوتھا پیغام جاری فرمایا اور اپنی یورپ روانگی کے پروگرام سے اطلاع دی۔

23 مارچ تا 25 ستمبر — حضور کا سفر یورپ

23 مارچ — حضور سفر یورپ کے لئے صبح 9 بجے ربوہ سے روانہ ہوئے اور لاہور پہنچے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کو امیر مقامی مقرر فرمایا۔

26 مارچ — حضور کی لاہور سے کراچی کے لئے روانگی۔ 27 مارچ کو کراچی پہنچے۔

مارچ — مولوی محمد سعید صاحب انصاری نے بورنیو کے مشرقی ساحل پر احمدیت کا پیغام پہنچایا۔ سب سے پہلے فلپائنی نوجوان ڈٹل مورا یوسف نے احمدیت قبول کی۔

21,5 اپریل — حضور اور جماعت کے خلاف بے بنیاد اور جھوٹی افواہوں کے خلاف حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نے دو پرزور مضامین شائع کرائے۔

7 تا 9 اپریل — جماعت کی 36ویں مجلس مشاورت۔ صدارت کے فرائض حضرت مرزا عبدالحق صاحب نے انجام دیئے۔ حضور نے کراچی سے تحریری پیغام ارسال فرمایا۔

12 اپریل — حضور نے کراچی سے جماعت کے نام چھٹا پیغام تحریر فرمایا۔

13 اپریل — حضور نے کراچی سے ساتواں پیغام تحریر فرمایا۔

14 اپریل — حضور نے بیماری کے حملہ کے بعد پہلی بار کراچی میں نماز پڑھائی اور عام طور پر پڑھاتے رہے۔

15 اپریل — حضور نے کراچی سے جماعت کے نام آٹھواں پیغام تحریر فرمایا۔ اور بیماری کے بعد پہلا خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

19 اپریل — حضور نے جماعت کے نام نواں پیغام تحریر فرمایا۔

20 اپریل — حضور نے جماعت کے نام دسواں پیغام تحریر فرمایا۔

21 اپریل — جماعت احمدیہ بنگال کی نسبت بعض افسوسناک خبریں ملنے پر حضور نے بنگالی احمدیوں کے نام خصوصی پیغام رقم فرمایا۔

27 اپریل — حضور نے جماعت کے نام 11واں پیغام تحریر فرمایا اور بتایا کہ قافلہ کا ایک حصہ بذریعہ ہوائی جہاز قاہرہ پہنچ چکا ہے۔

30 اپریل — حضور کی کراچی سے دمشق کے لئے روانگی۔ حضور صبح سات بجے دمشق پہنچے۔

دعوت الی اللہ کے سنہری گر

58

پر حکمت نصائح
ایمان افروز واقعات

مرتبہ: عبدالستار خان صاحب

نورانی چہرہ

ایک دفعہ مردان کا ایک شخص قادیان آیا۔ یہ شخص حضرت مسیح موعود کا سخت ترین دشمن تھا۔ اس نے قادیان آکر رہائش کے لئے مکان بھی احمدیہ محلہ سے باہر لیا۔ ایک احمدی دوست نے اس سے کہا۔ تم نے حضرت مسیح موعود کو دیکھنا پسند نہیں کیا ہماری بیت الذکر تو دیکھتے جاؤ۔ وہ اس بات کے لئے رضامند ہو گیا۔ مگر یہ شرط کی کہ مجھے ایسے وقت میں (بیت الذکر) دکھاؤ کہ جب مرزا صاحب بیت الذکر میں نہ ہوں۔ چنانچہ یہ صاحب اس کو ایسے وقت میں قادیان کی بیت مبارک دکھانے کے لئے لے گئے کہ جب نماز کا وقت نہیں تھا اور بیت الذکر خالی تھی۔ مگر قدرت خدا کا کرنا یہ ہوا کہ ادھر یہ شخص بیت الذکر میں داخل ہوا اور ادھر حضرت مسیح موعود کے مکان کی کھڑکی کھلی اور حضور کسی کام کے تعلق میں اچانک بیت الذکر میں تشریف لے آئے۔ جب اس شخص کی نظر حضرت مسیح موعود پر پڑی تو وہ حضور کا نورانی چہرہ دیکھتے ہی بے تاب ہو کر حضور کے قدموں میں آگرا اور اسی وقت بیعت کرلی۔

(تاریخ احمدیت جلد سوم صفحہ 585)

داعیان الی اللہ کی حفاظت الٰہی

جزائر فجی کے ابتدائی مربی مکرم شیخ عبدالواحد صاحب مرحوم کا بیان کردہ ایک واقعہ قابل ذکر ہے۔ آپ بیان کرتے ہیں کہ جب فجی کے ایک شہر "با" میں احمدیہ مشن کی شاخ کھولنے کا فیصلہ کیا گیا تو وہاں بہت شدید مخالفت شروع ہو گئی۔ مخالفین کے ایک سرغنہ ابوبکر کویا نے اعلان کر دیا کہ اگر احمدیوں نے اس جگہ پر اپنا مشن بنایا تو ہم اسے جلا کر راکھ بنا دیں گے۔ باوجود حفاظتی انتظامات کے ایک رات واقعی اس شخص نے احمدیہ مشن کے ایک حصہ پر تیل چھڑک کر آگ لگا دی۔ لیکن خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ ہمیں پتہ لگنے سے پہلے ہی وہ آگ بغیر کوئی خاص نقصان پہنچانے کے خود بخود بجھ گئی۔ اشاعت دین کے مرکز کو تو اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص تصرف سے نقصان سے بچا لیا لیکن دوسری طرف اس کی گرفت نے یہ کرشمہ دکھایا کہ اس واقعہ کے چند دن بعد احمدیہ مشن کو آگ لگانے والے ابوبکر کویا کے مکان کو اچانک آگ لگ گئی اور آگ بجھانے کی ہزار کوشش کے باوجود اس کا رہائشی مکان سارے کا سارا اس کی آنکھوں کے سامنے جل کر راکھ کا ڈھیر بن گیا!

(تبلیغی میدان میں تائید الٰہی کے ایمان افروز واقعات ص 35)

تعلق محبت

حضرت میاں چراغ دین صاحب کو ابتداء سے ہی دینداری کی طرف توجہ تھی۔ خوش قسمتی سے دوست بھی نیک اور دیندار ملے۔ نیک لوگوں کے حالات اور تذکرے سننے کا شوق تھا۔ محکمہ نہر میں ملازمت کا آغاز کیا اور انہی ایام میں حضرت مسیح موعود سے آپ کا محبت کا تعلق پیدا ہوا۔ براہین احمدیہ کے زمانہ تصنیف میں قادیان آئے اور حضور کے مہمان رہے۔ براہین احمدیہ کے مددگاروں اور خریداروں کے سلسلہ میں آپ کا نام ملتا ہے۔ 1893ء میں باقاعدہ بیعت کرلی۔

(تاریخ احمدیت لاہور صفحہ 161)

خاتون داعی الی اللہ

محترمہ آمنہ صدیقہ ہاشمی صاحبہ لاہور اپنی والدہ محترمہ زینب بیگم صاحبہ اہلیہ محترم ڈاکٹر غلام علی صاحب ہاشمی قریشی مرحوم کے متعلق تحریر کرتی ہیں۔

خدا کے فضل سے والدہ صاحبہ اور والد صاحب دونوں ہی (دعوت الی اللہ) کے جذبہ سے سرشار تھے۔ ہر ایک سے گفتگو کرتے وقت یا کہیں بھی آتے جاتے ایسے موقع کی تلاش میں رہتے تھے کہ احمدیت کی تعلیم دوسروں تک پہنچ سکے۔ حتیٰ کہ ذیل کے سفر میں بھی والدہ صاحبہ موقعہ ہاتھ سے جانے نہیں دیتی تھیں ان کا مواقع پیدا کرنے کا انداز بھی عجیب تھا۔ مثلاً اگر سیٹ پر جگہ کی تنگی ہے تو فوراً اٹھ کھڑی ہوتیں اور دوسری بہنوں کو جگہ دے دیتیں اور کوئی نہ کوئی حدیث بیان کر کے (دعوت الی اللہ) کرنے کا جواز پیدا کرلیتیں۔ کبھی کسی بیمار بچے کو گود میں لے کر شفقت محبت دے کر لوگوں کی توجہ اپنی طرف مبذول کرلیتیں۔ اور آواز بھی چونکہ بلند پائی تھی اس لئے پورے ڈبہ کی مستورات آپ کی طرف متوجہ ہو جاتیں اور یہ سلسلہ گھنٹوں جاری رہتا اور باوجود ان کو رکنے کا اشارہ کرنے کے وہ اپنا پیغام دے کر چھوڑتیں تا کہ احمدیت کا پیغام لوگوں تک پہنچ جائے اور وہ خدا تعالیٰ اور امام وقت کی تابعداری میں سرخرو ہو سکیں۔

(خوبصورت یادیں ص 41 از آمنہ صدیقہ ہاشمی۔ شائع کردہ لجنہ اماء اللہ لاہور)

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

حضرت علامہ شیخ محمد احمد صاحب مظہر کی عظیم شخصیت

آپ حضرت مسیح موعود کی دعاؤں کا عظیم ثمرہ اور جلیل القدر علمی و روحانی وجود کے مالک تھے

مکرم عبدالسمیع نون صاحب

حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر کے متعلق جب گفتگو کرنا چاہیں یا کچھ لکھنا چاہیں۔ تو آپ کی ولادت کے موقعہ پر سیدنا حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا وہ مختصر مگر دعاؤں اور پیش خبریوں سے لبریز مکتوب آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے۔ جس کے الفاظ یہ تھے۔

''لڑکا نوزاد مبارک ہو۔ اس کا نام محمد احمد رکھدیں اللہ تعالیٰ باعمر کرے''

قریباً ایک صدی قبل آپ کی پیدائش کے موقعہ پر آپ کے عالی مرتبہ والد حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی کے نام یہ والا نامہ رکھا گیا۔ اور اس میں تین پیشگوئیاں تھیں۔ نام محمد احمد رکھدیں۔ جس میں اپنے آقا کی حتی المقدور اتباع کرنے کی دعا تھی۔ پھر اس مکتوب میں اس کی پیدائش کو ''مبارک'' بھی لکھا گیا۔ اور تیسری دعا جو وہ بھی بارگاہ الٰہی میں مقبول ہو کر بچی پیشگوئی ثابت ہوئی وہ ''باعمر'' ہونے کی تھی۔

یوں تو آپ سے مجھے بہت عرصہ سے تعارف کا شرف حاصل تھا۔ لیکن 1975ء میں جب آپ افتاء بورڈ کے صدر تھے۔ اور میں بھی افتاء کمیٹی کا ممبر تھا۔ تو ربوہ میں اجلاس میں شرکت کے بعد میں نے محسوس کیا کہ آپ علیل ہیں اور نقاہت محسوس فرما رہے ہیں۔ بس کے ذریعہ سفر کرتے تھے۔ میں نے بھی فیصل آباد جانے کا کوئی بہانہ بنا کر اپنی کار میں لے جانے کی پیش کش کی۔ آپ نے سمجھا کہ یہ شاید میرے لئے فیصل آباد کا سفر اختیار کر رہا ہے۔ مگر میں نے کسی کام کا ذکر کیا۔ اور عرض کیا کہ آپ کی صحبت صالح بھی میسر آجائے گی۔ اور جلد یا بدیر اپنے کام کے لئے فیصل آباد تو مجھے جانا ہی ہے۔ آج ہی آپ کے ہمراہ چلا جاتا ہوں۔ میں نے دیکھا کہ انہوں نے تامل کے بعد رضامندی کا اظہار فرمایا۔ یہ میری پہلی جداگانہ ملاقات تھی۔ جو میرے لئے حضرت شیخ صاحب کی دعا ہائے مستجاب حاصل کرنے اور ذاتی مشوروں اور راہنمائی حاصل کرنے کا موجب ٹھہری۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اس روز کے ایک گھنٹہ کے سفر کو اپنی تقدیر خاص سے طوالت بھی بخش دی۔ ہوا یوں کہ ہم ''شمس ٹیکسٹائل ملز'' جو چنیوٹ کے قریب ہے کے نزدیک سے گزر رہے تھے۔ تو وہاں کے ایک احمدی افسر کو کسی طرح آپ کے وہاں سے گزرنے کا پیشگی علم ہو چکا تھا۔ انہوں نے بڑھ کر ہماری راہ روک لی۔ اور مجبور کیا کہ حضرت موصوف ان کے گھر تشریف لے چلیں۔ جہاں پر ان کی والدہ صاحبہ کسی مشورے اور دعا کے لئے آپ کی منتظر بیٹھی تھیں۔ آپ نے میرے سے مشورہ کیا۔ میں تو پہلے ہی سے چاہتا تھا۔ کہ یہ مبارک لمحات اتنی جلدی ختم نہ ہوں۔ وہاں پر اس صاحب کی کوٹھی پر تو گویا ایک مجلس منعقد ہو گئی۔ اور ہمیں حضرت شیخ صاحب کی پر معارف گفتگو سننے کا عمدہ موقعہ میسر آگیا۔

یہ بیان علم و عرفان اور پاکیزہ فضا
آسمان سے جیسے کوئی نور برسانے لگے

جب قریباً تین گھنٹے بعد فیصل آباد پہنچے تو آپ نے مجھے وہاں ٹھہرانے پر اصرار کیا۔ مگر میں نے معذرت کر لی۔ اور واپس چلا آیا۔ جوں جوں مجھے قرب کا شرف ملتا رہا میں نے جانا کہ یہ نامور سکالر ادیب بے مثال فارسی کے بلند پایہ شاعر قانون میں بہت گہری نظر اور وسیع رائے رکھنے والے بزرگ ہیں۔ لیکن ساری صفات حسنہ اور تبحر علمی کے باوجود حد درجہ منکسر المزاج بے نفس اور تعریف و توصیف سے یکسر بے نیاز تھے۔ ان سے مل کر ایسا محسوس ہوتا تھا۔ کہ گویا انہیں اپنی وسعت علمی اور دینی اور روحانی مدارج کا ادراک بھی نہیں ہے۔

اس پہلی طویل ملاقات کے بعد تو پہلے خط و کتابت کا سلسلہ شروع ہوا۔ پھر ملاقاتیں ہونا شروع ہوئیں خطوط میں اکثر تو میں اپنے مسائل کے حل کے لئے دعا کی گذارش کرتا تھا۔ اور ہر معاملہ میں دعا کرنے کے بعد مفصل جواب ملتا۔ اور آئندہ مسلسل دعا کرنے کا وعدہ ہوتا۔ دعائیہ خطوط کے جواب میں آپ کے اللہ تعالیٰ کے فضل و رحم پر یقین محکم پر قائم ہونے کی روشن دلیل ملتی۔ اور ہمیں ہمیشہ بہت ڈھارس نصیب ہوتی۔

تبحر علمی

حضرت شیخ صاحب کے علم دینی و دنیاوی اور روحانی مقام و مرتبہ کو بلند و بالا پہاڑ سے تشبیہ دوں تو یہ تشبیہ بھی ناقص ہے۔ اور آپ کے زہد و تعبد میں بلند مرتبت اور قبولیت دعا میں اللہ تعالیٰ کے احسانات اور فضل و کرم کی انتہا خود علیم و خبیر خدا ہی کو ہے ہم اس کو سمجھنے سے بھی قاصر ہیں۔ ان 17/18 سالوں کے دوران میں نے سینکڑوں خطوط لکھے بعض میں ذاتی مشورہ طلب امور بھی ہوتے تھے۔ اور ایک خط میں تو میں نے حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ کے اس شعر کے معنی بھی دریافت کئے۔

اب تو خوشبو آرہی ہے میرے یوسف کی مجھے
گو کہو دیوانہ میں کرتا ہوں اس کا انتظار

میں نے استفسار کیا تھا کہ ''یوسف'' سے مراد کون ہے مجھے 7 دسمبر 85ء کو اپنے استفسار کا جواب ملا۔ تحریر ہے۔ یوسف سے مراد قرآن کریم اور (دین) کی سر بلندی اور فتح کی خوشبو تھی اور دلیل میں حضرت اقدس کا یہ شعر لکھا۔

یوسف شنیدہ بودم درچاہ ماند تنہا
ویں یوسفے کہ تنہا از چاہ برکشیدہ

فرمایا کہ اس شعر کے دوسرے مصرع میں ''یوسفے'' سے مراد قرآن کریم ہے۔

طبیعت میں آورد بلا کی تھی۔ مضامین گویا آپ کے سامنے صف بستہ حاضر رہتے تھے۔ ہزارہا اشعار زبانی یاد تھے۔ فارسی زبان میں آپ کے اشعار اس دور کے شعراء میں بے مثال ہیں۔ آپ کی ایک نادر کتاب جو فارسی ابیات پر مشتمل تھی ''دردودرمان'' مجھے اپنے دستخطوں سے عطا فرمائی۔

میں نے ''دردودرماں'' فارسی زبان سے دلچسپی رکھنے والے کئی دوستوں کو پڑھائی تھی۔ میں خود تو اس روحانی و علمی سمندر کی توصیف کرنے کی اہلیت بھی نہیں رکھتا۔ لیکن اہل علم لوگوں نے اس کلام کی بے حد تعریف کی۔ اور یہ کہنے پر مجبور ہوئے۔ کہ اس پائے کا فارسی زبان کا شاعر پاکستان میں کوئی نہیں۔

پھر 1974ء کے پرآشوب دور کے بارہ میں آپ نے سات بند ہائے جن میں سے ہر ایک بند 15/16 اشعار پر مشتمل تھا۔ فارسی زبان میں تحریر فرمائے۔ چند ابیات پر مشتمل بند ہفتہ وار ''لاہور'' میں شائع ہوئے۔ تو میں نے ادب سے گزارش کر دی کہ اگر باقی بند ہائے عطا فرما دیں۔ تو یہ عاجز شوق رکھتا ہے۔ چند یوم کے اندر اپنے دست مبارک سے ساتوں بند جو کم و بیش یکصد اشعار پر مشتمل ہیں تحریر کر کے ارسال فرما دیئے۔ جو ایک نایاب علمی خزانہ ہے۔

اور یہ انمول علمی خزانہ محفوظ کر لینے اور زیادہ سے زیادہ اس کی اشاعت کرنے کے لائق ہے۔ اے کاش ایسا ممکن ہو جائے۔

تعارف ہوا تو باہمی تعلق اگرچہ ایک نیاز مند اور مخدوم ایک ذرہ ناچیز اور کوہ علم و وقار ایک مبتدی اور وہ بھی کندہ ناتراشیدہ اور ایک منتہی اور خدا نما بزرگ کے درمیان تھا۔ مگر اس طرف سے حد درجہ پرتپاک اور پر کیف تعلق کا اظہار ہوتا رہا۔ میں حیران بھی ہوتا تھا۔ اور اپنے بلند نصیبے پر اللہ کا شکر بھی بجالاتا تھا کہ ایسے فراخ دل شفیق مربی اور محسن اس تعصب اور جہالت کے دور میں علم و عرفان کے متوالے اور سفلی مفادات کے معاشرے میں بلند و عالی نظریات کو عزیز از جان سمجھنے والے بزرگ سے تعلق خاطر میرا سرمایہ تھا۔ ان سے وابستہ یادیں مدھم ہونے کو نہیں آتیں۔ اور میں شاید ان روح پرور ملاقاتوں کو فراموش کرنا بھی نہیں چاہتا۔ بحر العلوم ہونے کے باوجود زندہ دل اور حوصلہ بڑھانے والے بزرگ تھے۔ ان سے مل کر ولولہ تازہ اور عزم راسخ نصیب ہوتا تھا۔ میرا طریق تھا۔ کہ جب طبیعت زیادہ پریشان ہوتی یا کوئی ناقابل حل مشکل پیش آتی۔ تو میں حضرت شیخ مظہر صاحب کا در فیض جا کھٹکھٹاتا۔ اور ہمیشہ مجھے دعاؤں اور نیک تمناؤں اور مفید مشوروں سے نوازتے۔ مایوسی اور پژمردگی کی حالت چند منٹ کی ملاقات میں رفع ہو جاتی۔

قرب جتنا بڑھتا گیا میں نے محسوس کیا کہ جیسے پھول کی بند کلی آہستہ آہستہ کھل کر فضا کو معطر کرتی ہے۔ اسی طرح آپ کی پہلو دار شخصیت اور کردار کی عظمت جوں جوں ظاہر ہوتی گئی مجھے اعتراف کرنا پڑا کہ ''تو چیزے دیگری''۔

11/12 سال قبل میری اہلیہ عارضہ قلب سے بیمار ہوئیں۔ تو میں نے ڈاکٹری مشورہ کے مطابق فیصل آباد کے ''ساحل ہسپتال'' میں انہیں داخل کرا دیا۔ ان دنوں حضرت شیخ صاحب بہت کمزور تھے۔ اول تو ہم نے انہیں اطلاع دینا مناسب نہ سمجھا۔ کہ خود بیمار ہیں۔ لیکن پھر یہ فیصلہ بدلنا پڑا۔ کہ ان کی دعاؤں سے محرومی کا باعث ہوگا۔ عریضہ لکھ کر دستی ارسال کر دیا۔ اور یہ تفصیل سے عرض کیا کہ ہمیں یہاں ہر قسم کی رہائش اور خوراک وغیرہ کی سہولت ہے۔ مگر وہ جس کو بہت فیاضی اور وسیع دل عطا ہوا تھا۔ فوراً پیغام بھیجنے شروع کئے۔ کھانا

بھجوانے کی بے تکلف پیشکش۔ مریضہ کے لئے خون کی ضرورت کا علم ہوا تو فوری انتظام فرما دیا۔ ہسپتال میں آپ کے ارشاد کے ماتحت آنے والے دوستوں اور عزیزوں کا تانتا بندھا رہا۔ میں ملاقات کے لئے حاضر ہوا تو بہت اصرار کے ساتھ ہر قسم کی امداد کرنے کا حکم دیا گیا۔ مگر میں نے حد درجہ ممنونیت اور لجاجت کے ساتھ عرض کیا کہ کسی چیز کی ضرورت نہیں۔ اگر کسی چیز کی ضرورت ہوئی تو میں عرض کر دونگا۔ میں نے جانا کہ یہ درویش دل کا بادشاہ ہے۔ اور وہ اپنے قول و فعل سے گویا دعوت دے رہا ہے۔

ہم فقیروں سے دوستی کر لو
گر سکھا دیں گے بادشاہی کے

قبولیت دعا

چند سال قبل کی بات ہے۔ برادرم حافظ ڈاکٹر مسعود احمد صاحب کا آپریشن لاہور میں ہوا۔ آپریشن کے بعد آپ کو بہت تکلیف ہو رہی تھی۔ سرجن ڈاکٹر محترم بھائی صاحب کے عزیز تھے۔ ہر ممکن علاج اور خدمت کرتے تھے۔ مگر تکلیف میں کمی نہیں ہو رہی تھی۔ میں آپ کے پاس بیٹھا تھا۔ کہ محترم حافظ صاحب نے اپنے سرہانے سے ایک رومال نکالا۔ اور مجھے کہا کہ آپ حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر کے پاس جائیں۔ اس رومال پر دعا کروا کر مجھے کل تک پہنچا دیں۔ میری تکلیف انشاء اللہ حضرت مظہر صاحب کی دعاؤں کی وجہ سے اللہ کے فضل سے رفع ہو جائے گی۔ میں اسی وقت عازم فیصل آباد ہوا۔ اور رومال پیش کر کے محترم حافظ صاحب کی حالت کی تفصیل عرض کر کے دعا کی درخواست کی۔

حضرت شیخ صاحب نے ہمیں ساتھ شامل کر کے منہ پر رومال رکھ کر لمبی دعا کی۔ اور آئندہ بھی دعا جاری رکھنے کا وعدہ فرمایا۔ میں نے اگلی صبح وہ رومال محترم حافظ صاحب کو پہنچا دیا۔ اور شافی مطلق نے اپنے پیارے بندے کی دعا قبول فرما کر شفا عطا فرما دی۔

اس سے قبل مجھے ایک ایسی پریشانی لاحق ہوئی۔ جس نے مجھے سخت روحانی اذیت میں مبتلا کر دیا۔ کوئی علاج نہ سوجھا جن پر اپنے زعم میں بڑی بھاری امیدیں وابستہ کر رکھی تھیں۔ سبھی نے بے رخی اور روگردانی اختیار کی۔ تب شیر خدا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا صداقت سے لبریز پیغام یاد آیا کہ:-

تم بہت سے بھائیوں کا شمار کرتے رہتے ہو۔ مگر جب مصیبت آن پڑے۔ تو ان کی تعداد بہت قلیل ہو جاتی ہے۔ ناشکری ہوگی اگر میں اس سلسلہ میں برادران کرام حضرت چوہدری عزیز احمد صاحب باجوہ اور جناب ثاقب صاحب زیروی کی امداد کی پیشکش کا ذکر نہ کروں گو وہ عملاً میری کوئی مدد نہیں کر سکتے تھے۔

اس دور میں ہاتھ کو سہارا دینے کر تھامنے کا نہیں جھٹکا دے کر گرانے کا رواج بہت ہے۔ لیکن جب میں نے اس درویش صفت خدا نما انسان کے در پر دستک دی۔ اور اپنی بپتا بیان کی تو انہیں حد درجہ شفیق روشن خیال اور درد مند پایا۔ آپ کے وفا دردمندی اور اخلاص سے بھرپور مشورے نے مجھے ایسی سیدھی راہ پر ڈال دیا۔ جس پر چل کر تھوڑے ہی عرصہ میں میری ساری مشکلات حل ہو گئیں۔ اور میں نے بڑی کامیابی کے ساتھ اپنی منزل مقصود کو پا لیا۔ میرے لئے عندالملاقات ہی عاجزانہ دعا شروع کر دی۔ اور آئندہ بھی مسلسل دعاؤں سے مدد کرنے کا وعدہ فرمایا۔ مجھے اس مصیبت کے ایام میں جتنے بھی بہی خواہوں سے استمداد کرنا پڑی۔ یا مشورہ لیا۔ سبھی نے ہاتھوں میں گویا آپریشن کرنے والے آلات تیار رکھے ہوئے تھے میرے جسم و دل پہلے ہی مجروح تھے۔ وہی حال ہوا کہ:

زخم دل ہو گئے ہرے میرے
ہر چمن سے میں اشک بار آیا

مخدومی حضرت شیخ صاحب مغفور کے علاوہ ایک اور روبخدا اور شفیق اور محسن کا ذکر بھی اس ضمن میں یہاں کرنے پر مجبور ہو رہا ہوں۔ ان کا نام نامی حضرت چوہدری عزیز احمد صاحب باجوہ ریٹائرڈ سیشن جج تھا۔ جو حال ہی میں نہایت کامیاب اور زاہدانہ زندگی گزار کر اپنے رفیق اعلیٰ سے جا ملے ہیں۔ ان دونوں بزرگوں میں کئی اوصاف حسنہ مشترک تھے۔ مصیبت زدہ انسانیت کیلئے بلاتفریق وہ خلوص اور شفقت کی دولت بانٹتے پھرتے تھے۔ وہ مریض کی نبض پر محبت اور رأفت بھری انگلیاں رکھتے تھے۔ اور شبانہ روز دعاؤں سے شافی علاج کرتے تھے۔ اور کسی کو خالی نہیں لوٹاتے تھے۔ جب شدت غم میں انسان تنہا ہو جاتا ہے۔ تو ایسے ہی عشق و وفا کے متوالے دل میں بسنے والے لوگ دل کی دھڑکن کے ساتھ رہتے ہیں۔ اور ان کے وجود کی روشنی وجدان آفریں بن کر درد و الم سے نجات کا موجب بن جاتی ہے۔ پھر ان کی صحبت میں گزرا ہوا ایک ایک لمحہ آنکھوں کے آگے کھڑا ہو جاتا ہے۔ اور مزید یہ احساس ساری کلفتوں کو دور کر دیتا ہے اگرچہ اس سے آتش فراق بھی بھڑکتی ہے مگر اس کا کوئی مداوا نہیں ہے۔ اور ہر لحاظ سے انسان بے بس محض ہے۔

20 فروری 1993ء کو یوم مصلح موعود کی تقریب میں شمولیت کی غرض سے مجھے فیصل آباد سے ارشاد موصول ہوا تھا۔ اس سے پہلے برادرم چوہدری غلام دستگیر صاحب کا خط موصول ہوا تھا۔ کہ حضرت شیخ صاحب کی طبیعت اب کمزور ہو گئی ہے۔ روز بروز نقاہت میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ ان ساری پیشگی تنبیہات کے باوجود میں سرگودھا سے روانگی کے وقت یہ فیصلہ کر کے چلا تھا کہ ہر صورت ملاقات یا زیارت جو بھی موقعہ ہوا کرنے کے بعد اجلاس میں شرکت کے لئے جاؤں گا۔ مغرب کی نماز سے قبل میں آپ کے مکان پر حاضر ہوا۔ تو آپ کے ایک پوتے نے بتایا کہ دادا جان کی طبیعت بہت خراب ہے۔ عزیز موصوف کا جواب بھی کمال ملائمت سے معمور تھا۔ میں نے اصرار کیا کہ میں انشاء اللہ پریشانی کا باعث نہیں بنوں گا۔ زیارت کر کے واپس لوٹ آؤنگا۔ مگر اللہ تعالیٰ جو میری خواہش اور پریشانی سے آگاہ تھا۔ اور جو اپنے در کے بھکاریوں کی جھولی کبھی خالی نہیں دیکھنا چاہتا۔ اس نے اپنے کرم سے میری دلجوئی کا اس طرح انتظام فرما دیا۔ جونہی میں نے آہستہ آواز میں سلام عرض کیا تو آپ نے آنکھیں کھولیں۔ میں نے مصافحہ کیا۔ اور اپنا نام بتایا۔ تو غالباً میری مرحومہ اہلیہ کا خیال آیا۔ اور انا للّٰہ پڑھا میں نے سمجھا تعزیت فرما رہے ہیں۔ پھر دریافت فرمایا۔ "ہلال پور سے آئے ہو" میں نے عرض کیا کہ نہیں سرگودھا سے آیا ہوں۔ اور میری اہلیہ ہلال پور (جو میرا آبائی گاؤں ہے۔ اور حضرت شیخ صاحب یہ جانتے تھے) میں نہیں بلکہ ربوہ میں دفن ہوئی تھیں۔ فرمایا "بہت اچھا" پھر دریافت فرمایا۔ کیسے آئے ہو۔ میں نے بیت الفضل فیصل آباد میں اجلاس میں شرکت کا بتایا۔ میں نے دعا کی درخواست کی۔ فرمایا "دعا کرونگا"۔

میں نے برادرم حافظ صاحب کے لئے ان کی بیماری کی حالت عرض کر کے دعا کی درخواست کی۔ تو قدرے تامل سے فرمایا "حافظ صاحب کا نام کیا ہے"۔ میں نے عرض کیا "حافظ مسعود احمد" فرمایا "ہاں یاد آ گیا" ہے۔ ان کے لئے دعا کرونگا۔ اس کے بعد بھی میرا کسی کام سے فیصل آباد جانا ہوا۔ تو ملنے کے لئے حاضر ہوا۔ باوجود حد درجہ کمزوری کے پہچان لیا۔ اور وہاں پر موجود اپنے صاحبزادے کو کوئی مشروب لانے کے لئے کہا۔ میں نے معذرت کر دی۔ اور دعا کی درخواست کر کے واپس چلا آیا۔ اس کے بعد آخری بار 27 مئی 1993ء کو فیصل آباد گیا۔ مگر اس روز ملاقات نہ ہوئی۔ کہ غالباً محترم شیخ مظفر احمد صاحب کے گھر پر گئے ہوئے تھے۔ اور طبیعت بہت زیادہ خراب ہو چکی تھی۔ زیارت کرنے کی خواہش بھی پوری نہ ہوئی۔ حالت کی تفصیل معلوم کر کے دل کو دھچکا لگا۔ اور آنے والے سانحے کے اندیشوں نے دل کو اپنی گرفت میں لے لیا۔ یہ فیصل آباد کا وہ پھیرا تھا جب اپنے مخدوم اور ممدوح کی ملاقات سے محروم واپس آیا۔ میرا بجھا ہوا دل محبوب کی یہ آواز سن رہا تھا۔

ہم ہیں تو آپ کوچہ بازار میں بھی ہیں
ہم اٹھ گئے تو کوچہ و بازار دیکھنا

پھر دوسرے ہی روز یہ دل فگار خبر فون پر ملی کہ۔ ع

وہی چراغ بجھا جس کی لو قیامت تھی

بیماری بہت طویل تھی مگر ان کا صبر و تحمل اور برداشت قابل دید تھی۔ مرض میں ذرا سا فرق آیا۔ تو بیت الفضل نماز پڑھنے کیلئے چل پڑے۔ بستر علالت پر ہونے کے باوجود چہرے کی شگفتگی اور فیض رسانی کی عادت میں ذرا بھر کمی نہ آئی۔ میں نے استجابت دعا کے ان گنت نشانات دیکھے ہیں۔ خود میرے حق میں آپ کی دعاؤں کی قبولیت اور اس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان کا شمار ممکن نہیں۔ کتاب زندگی کا گویا آخری ورق الٹ رہے تھے۔ میری درخواست دعا پر بڑے پراعتماد لہجہ میں فرماتے "بہت اچھا" اور مجھے یقین ہو جاتا کہ دعا انشاء اللہ بارگاہ الٰہی میں قبول ہوگی۔ اہل اللہ نے عطا کرنے میں کبھی کمی نہیں کی۔ اس ساقی کی مے پاکیزہ اور بے درد تھی۔ مجھے ہمیشہ اپنی تنگ اور آلودہ دامنی کا احساس رہا۔ احسانات کا بہاؤ ہمیشہ یکطرفہ مگر بہت تیز رہا۔

ہم قدرتی طور پر آپ کی موت کے صدمے سے طول تھے۔ اور حد درجہ محرومی کا احساس دل پر گہرے گھاؤ لگا رہا تھا۔ غم کے آنسو تھمتے نہیں تھے۔ مگر اللہ کے پاک فرشتوں نے ایک پاک اور پاکیزہ روح کے استقبال میں جشن عروسی منایا ہوگا۔

اے میرے محسن تجھ پر سلام تیرے احسانات اور تیرے علمی و عملی کارنامے اور تیری نیکیاں رہتی دنیا تک یاد رہیں گی۔ اللہ تجھے اپنے قرب کے اعلیٰ درجات عطا فرمائے۔

تمہاری قبر پہ تا حشر باران کرم برسے
تمہاری روح کو حاصل ہو وصل و رحمت باری
خدا حافظ تمہارا ہو تمہیں جس نے بلایا ہے
ہمارا بھی خدا حافظ خدا داری چہ غم داری

اللہ تمہیں پڑھا دے گا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اردو کلاس میں فرمایا۔

منشی ظفر احمد صاحب کی روایت ہے کہتے ہیں کہ بٹالہ سے قادیان جا رہے تھے نہر پر ایک سکھ ملا جو قادیان سے آ رہا تھا اس نے کہا

آج عجیب بات دیکھی ہے

کہ حضرت صاحب کا ایک لڑکا تالاب کے پاس لڑکوں سے کھیل رہا تھا۔ حضرت مسیح موعود پاس سے گزرے آواز دی محمود ادھر آؤ جب قریب پہنچے تو آپ نے فرمایا۔

اچھا محمود اگر تم وہی ہو جس کی خبر خدا نے مجھ کو دی ہے جاؤ کھیلو اللہ تمہیں پڑھائے گا۔

فرمایا

اب مصلح موعود کی تصنیفات ہیں آپ کی کتابیں آپ کی تفسیر کبیر، تفسیر صغیر عظیم نشان ہیں ملائکۃ اللّٰہ، نظام نو بہت عظیم الشان کتابیں آپ کی ہیں اور بہت بڑے عالم کے قلم کی لکھی ہوئی کتابیں لگتی ہیں۔ لیکن دسویں فیل تھے۔ مگر مسیح موعود کی بات صرف پوری ہی نہیں ہوئی بلکہ غیروں کے لئے ایسا نشان ہے کہ ان کا منہ بند کر دے۔ غیر مبائعین کہتے ہیں کہ انہوں نے خواہ مخواہ ایک نیا سلسلہ شروع کر دیا ہے خلافت کا۔ یہ وہ بیٹا ہی نہیں ہے جس کی خوشخبری ملی تھی۔ بعد میں کوئی اور پیدا ہونا ہے اور حضرت مسیح موعود نے یہ فرمایا تھا۔ اور ایک سکھ کی گواہی ہے کہ اگر تم وہی ہو تو جاؤ اللہ تمہیں پڑھا دے گا۔ پڑھا دیا ہے کہ نہیں۔ ان کے مقابل پر ان کے جو بڑے بڑے علماء ہیں ان کی کوئی حیثیت نہیں رہی۔

(روزنامہ الفضل 15 جنوری 1999ء)

ملک الطاف قاسم صاحب

ہر اچھی بات اخذ کرو اور ہر نامناسب بات کو چھوڑ دو

امریکہ کی نئی تہذیب خوبیوں اور خامیوں کا مجموعہ

ڈھول دور سے بجتے ہوئے کتنے سہانے لگتے ہیں قریب جائیں تو کان پھٹنے لگتے ہیں- جو کوئی بھی یہاں امریکہ آیا بس پھر اسے ہی معلوم ہوتا ہے کہ کن کن مراحل اور مشکلات سے وہ دو چار ہو کر کامیاب ہوا ہے اور پچھلے غالباً یہی سمجھتے ہیں کہ امریکہ جانے والا نہ جانے کتنے مزے میں ہے اور ڈالرز روزانہ درخت سے توڑتا ہوگا اور مزے مزے کے کھانے اور طرح طرح کی سیریں اور نہ جانے کیا کیا مزے کرتا ہوگا- آخر ہمیں بھی جانا چاہئے اور دیکھنا چاہئے کہ آخر وہاں ہے کیا- بس یہی خواہش اور تڑپ ہے جو ہر ایک کو یہاں آنے پر مجبور کرتی ہے- امریکہ کی کھلی اور تازہ فضا- ہرا بھرا سبزہ- آسمان پر بادل- درختوں اور جنگلوں کی بھرمار- سیر گاہیں- پارک- لمبی اور کشادہ سڑکیں- اونچی عمارتیں تصویر کی طرح قطار میں خوبصورت گھر- پھولوں سے لدی کیاریاں- ہر قسم کے موسم بہترین سسٹم- قانون اور اصول کی بالادستی- مختلف رنگ و نسل کے لوگ اعلیٰ مارکیٹیں طرح طرح قسم قسم کے کھانے پیزہ (Pizza) برگر اور سب سے بڑھ کر ڈالرز جو ہر ایک کی کمزوری ہے وہ یہاں کثرت سے دستیاب ہیں- یہ تمام چیزیں ہر شخص کو یہاں آنے کی دعوت دیتی ہیں- اور آنے والا اپنے محسنوں- والدین- بہن بھائی- رشتہ دار- اور بیوی بچوں کو پیچھے چھوڑ کر یہاں آنے میں کوئی کسر باقی اٹھا نہیں رکھتا-

امریکہ ہر آنے والا پہلے تو سیدھا رستہ ایمبیسی جا کر ویزہ لگوانے کا اختیار کرتا ہے اور اگر بدقسمتی سے کامیابی نہیں ہوتی تو مایوسی کے عالم میں کسی ایجنٹ سے رابطہ کرتا ہے اور کئی معصوم لوگوں کے لاکھوں روپے ڈوب بھی جاتے ہیں اسی سلسلہ میں بتاتا چلوں کہ کچھ عرصہ قبل ایک بڑی کشتی جس میں سوار بہت سارے ایشیائی باشندے جن میں پاکستانی بھی شامل تھے ایک چٹان سے ٹکرا کر ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی- کئی ڈوب گئے- اور چند ایک نے تیر کر جان بچائی- اسی طرح کے کئی اور واقعات ہیں-

کچھ عرصہ قبل کنٹینرز (Containers) میں ایشینز جن میں چائنا- پاکستان- انڈیا- بنگلہ دیش- سری لنکا اور کوریا کے افراد سوار تھے زہریلی گیس کے خارج ہونے اور دم گھٹنے سے مر گئے- جب منزل مقصود پر پہنچ کر (Container) کھولا گیا تو سب کے سب ہلاک ہو چکے تھے- اس خبر نے مغربی ملکوں کو چونکا کر رکھ دیا- اور سب ملکوں نے سخت تحقیق کا حکم دیا- اور اس گھناؤنے کاروبار میں ملوث افراد کو کڑی سزا دینے کا حکم دیا- لہٰذا سبھی ملکوں نے اپنے بارڈرز پر چیک سخت کر دیا- لیکن پھر بھی یہاں یورپ امریکہ کینیڈا آنے والے شوقین افراد نے اپنا ارادہ ترک نہیں کیا اور ایجنٹ حضرات نے پہلے سے زیادہ زور و شور سے اس کام کو فروغ دیا- چنانچہ پچھلے دنوں ترکی کا بارڈر چل کر اندھیرے میں پار کرنے والوں کو سیکورٹی نے گولی کا نشانہ بنایا جن میں ہمارے دیس کے پاکستانی بھی شامل تھے-

امر واقعہ یہ ہے کہ ایجنٹ حضرات لوگوں کو کوئٹہ- ایران کے راستے ترکی اور پھر وہاں سے بارڈر پار کروا کر یورپ داخل کرنا چاہتے ہیں- پہلے کسی زمانے میں تو کامیابی ہو جایا کرتی تھی مگر جب سے ان ملکوں کو ڈرگ مافیا نے زیادہ تنگ کر دیا ہے اس وقت سے گنجائش کی کسر باقی نہیں رہی- دراصل ڈرگ مافیا چرس- کوکین- ہیروئن اور اسلحہ سمگل کرنے کے لئے پہلے سمندری کشتیاں استعمال میں لاتے تھے- جب سے قانون سخت ہوا ہے تو مافیا گروپ نے حیران کن آبدوز بنا ڈالی ہے جو ہر طرح کی ریڈی ایشنز (Radiations) کو رد کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے- جس کی وجہ سے وہ پکڑے نہیں جاتے تھے- اور کامیاب اپنی منزل پر پہنچ جاتے تھے- لہٰذا قانون سخت کرنا پڑا-

اس وقت امریکہ اور یورپ کے بعض نوجوان نشے کی لعنت میں بری طرح پھنس کر رہ گئے ہیں- اور دوسرا جنسی بے راہ روی نے ان کو مہلک بیماریاں بھی دی ہیں- یہ برائیاں امریکہ اور یورپ کو کھوکھلا کرتی دکھائی دیتی ہیں- کیونکہ 50% سے زیادہ طالب علم اپنی گریجوایشن تک نہیں پہنچ سکے- اسی طرح کی تشویش کا اظہار صدر بش نے بھی یہاں T.V پر کیا- اور کروڑوں ڈالرز کے بجٹ کی منظوری صرف اس لئے دی کہ ان طالب علموں کی ٹیوشن کا بندوبست کیا جائے- اور اساتذہ کی قابلیت بڑھانے کے کورسز (Courses) بھی کروائے جائیں-

اگر کوئی خوش قسمتی سے امریکہ میں پہنچ جاتا ہے تو پھر اسے جن جن مشکلات سے دو چار ہونا پڑتا ہے ان میں زبان کا مسئلہ- گھر کا مسئلہ- جاب کا مسئلہ- ڈرائیونگ وغیرہ- سوشل سیکیورٹی اور نہ جانے کیا کیا مسائل سے دو چار ہونا پڑتا ہے- اور دوسری جانب گھر کے افراد یہ آس لگائے بیٹھے ہوتے ہیں کہ بس اب قسمت ہماری بدلی- یہ بنگلہ- یہ کار- نئے نئے لباس- کھانے اور نہ جانے کیا کیا خواہشیں ان کے دل میں جنم لے رہی ہوتی ہیں-

وطن عزیز سے آنے والے نہایت ذہین اعلیٰ تعلیم یافتہ مگر بے روزگار اور عدم تحفظ کا شکار نوجوان جن میں ڈاکٹرز- انجینئرز- وکیل- فارماسسٹ شامل ہیں- یہاں آکر سب سے پہلے پیزہ ڈلیوری- گیس اسٹیشن- سیون الیون سٹورز اور ٹیکسی ڈرائیور کی جاب کرتے ہیں- یہ لوگ ہر صبح چہرے پر مستقبل کے سہانے خواب اور امید کی نئی کرن لے کر ورجینیا- واشنگٹن- نیو یارک- شکاگو کی سڑکوں پر نکلتے ہیں اور رات کو تھکے ماندے پریشان حال اور بے چین گھروں کو لوٹتے ہیں- اور ایک نئی صبح کے انتظار میں گھڑی کا الارم لگا کر سو جاتے ہیں- ایک قسم پناہ گزین نسل کی ایسی بھی ہے جو ہر ماہ بے روزگاری الاؤنس کے انتظار میں پورا مہینہ گزار دیتے ہیں اور چند ڈالرز کی خاطر اپنی حیات چند روزہ کو زنگ لگا دیتے ہیں- اور اپنی تمام تر صلاحیتوں کو ان ملکوں کی تعریف تحسین میں گزار دیتے ہیں- اور گھر بیٹھ کر کھاتے ہیں- میری ان سے گزارش ہے خدارا ایسے نہ کریں کیونکہ یہ چیز ان کی شان کے خلاف ہے- اور حق دار کا حق نہ لیں- آفرین ہے جماعت احمدیہ کی تعلیم و تربیت کا یہ نتیجہ نکلا کہ ہمارے نوجوان اس چیز کو پہلے ہی اپنی شان کے خلاف سمجھتے ہیں- اور کام کر کے کھانے کو زیادہ ترجیح دیتے ہیں-

امریکہ کی نئی تہذیب میں جہاں خوبیاں ہیں وہاں تضادات بھی ہیں- جہاں خوشیاں ہیں وہاں پریشان کن حالات بھی ہیں-

خوبیوں میں جان مال عزت کا تحفظ- اعلیٰ اخلاق سوشل سیکیورٹی- گھر اور بے روزگاری الاؤنس مہیا کرنا ان کی اولین ذمہ داری ہے- اور جہاں دوسرا رخ ہے تو وہاں بے حیائی- شراب نوشی- بے صبری اور سب سے بڑھ کر شرک جیسے عظیم گناہ میں مبتلا ہیں-

یہاں نوکری کے حاصل ہوتے ہی پہلی فوقیت گاڑی اور مکان خریدنا ہوتا ہے اور معاشرے میں ایک مقام (Status) حاصل کرنا ہوتا ہے- اگر بنک اچھا ہے یعنی بنک کریڈٹ Establish کر لیا ہے تو بنک کریڈٹ کارڈز دے دیتا ہے جس میں ایک مقررہ حد تک اچھی خاصی خریداری کر سکتے ہیں اور وقت مقررہ سے پہلے پہلے وہ رقم بنک کو لوٹانی ہوتی ہے- اگر رقم مقررہ وقت پر ادا نہیں کی ہے تو کوئی بات نہیں- بس اگلے ماہ کچھ Interest کے ساتھ وہ رقم آپ واپس کر دیں اور یہی ان بنکوں اور ... کا اصل مقصد ہوتا ہے کہ کیسے گاہک کو شکنجے میں لانا ہے-

بس جب کریڈٹ Establish ہو گیا تو یہاں سے زندگی کا ایک نیا موڑ شروع ہو جاتا ہے کیونکہ جتنا زیادہ کوئی یہاں کمانے والا ہے اتنا زیادہ ہی اسے ٹیکس بھی ادا کرنا پڑے گا-

محتاط اندازے کے مطابق یہاں آدھی کمائی ٹیکس کی نذر ہو جاتی ہے اور چوتھائی حصہ بلوں کی ادائیگی مثلاً گاڑی کی قسط- مکان کی قسط- بجلی- گیس- پانی کا بل- صفائی کا بل اور گاڑی کی انشورنس وغیرہ وغیرہ میں نکل جاتا ہے اور بقیہ 1/4 حصہ تنخواہ کا ماہانہ کھانے پینے کی اشیاء اور کپڑوں کی خرید اور بچوں کی تعلیم میں خرچ ہو جاتا ہے- اور مہینہ کے آخر پر خالی ہاتھ پھر ایک نئے عزم اور ولولہ کے ساتھ اگلے ماہ میں آنے والے بلوں کی ادائیگی اور قسطوں کی ادائیگی کے لئے تیار ہو جاتا ہے- اور خدانخواستہ اگر بیماری یا برا وقت آ گیا اور اوپر بیان کردہ اقساط دینے کے قابل انسان نہیں رہا تو پھر متعلقہ ادارہ آپ کی گاڑی اور مکان کو نیلام کر کے رقم لے کر بنک اور متعلقہ ادارے کو ادا کر دے گا- اور آپ کو پھانک کر کے صفر تک پہنچا دے گا-

امریکہ میں یہودی تمام کاروبار پر چھائے ہوئے ہیں سودی نظام نے بری طرح سب کو جکڑ رکھا ہے- آپ دنیا کی کسی چیز کی خواہش کریں وہ آپ کے گھر کے سامنے ہوگی- حتیٰ کہ آپ ہوائی جہاز تک یہاں لے سکتے ہیں مگر یہ اپنی اصلی قیمت سے کئی گنا زیادہ قیمت میں مع سود ہوگا- آپ جب اس کی اقساط اتار کر دم لیں تو انتظامیہ شاید اسے اس وقت گراؤنڈ کر دے- اور وہ چیز آپ کے کام کی شاید نہ رہے- کچھ یہی حال یہاں دوسری چیزوں کا بھی ہے-

امریکہ میں دوسرے ملکوں سے آئے پناہ گزین ایک ایسی دوڑ میں شامل ہو جاتے ہیں جو نہ ختم ہونے والی ہے اور اس دوڑ میں آخر تھک ہار کر بس ہو جاتے ہیں- اور یہ دوڑ نئی نئی چیزوں کو حاصل کرنے کی طمع ہے- اور یہ Craze کی حد تک ہے- ساری عمر پھر دن رات کے چوبیس گھنٹوں میں 18-18 گھنٹے جاب کر کے قسطوں کو اتارنے میں صرف ہو جاتے ہیں- اپنی صحت اور جان کو داؤ پر لگا دیتے ہیں-

ایک محتاط اندازے کے مطابق امریکہ میں ہر سال ایک کروڑ افراد کارڈوں پر بلاوجہ غیر ضروری خریداری کرتے ہیں- جن میں عورتوں کی تعداد زیادہ ہے- اور جن کی عمر 18 سے 35 سال تک ہے- جب قرض بڑھ جاتا ہے تو میاں بیوی کی خوشحال زندگی ناچاقی- ڈیپریشن اور خودکشی حتیٰ کہ طلاق میں بدل جاتی ہے- اور یہ شرح طلاق یہاں 50% تک ہے-

اگر سکول بس بچوں کو سکول واپسی پر یا لے جاتے ہوئے سٹاپ پر رکتی ہے تو دونوں اطراف کی تمام ٹریفک مکمل رک جاتی ہے- جب تک بچے گھر کی راہ نہیں لیتے اور سڑک کراس کر نہیں لیتے اور بس چل نہیں پڑتی اس وقت تک تمام ٹریفک جام رہتی ہے- بچوں کی حفاظت کا نہایت اعلیٰ قانون بنایا گیا ہے کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے- پاکستان کی ٹھاٹھ باٹھ یہاں آکر یاد آتی ہے-

نوکر چاکر- پکا پکایا کھانا- کپڑے دھلے دھلائے- صفائی- اور ناز نخرے وغیرہ- مگر یہاں ان ملکوں میں ہر کام نوکری سے لے کر باتھ روم کی صفائی تک خود کرنا پڑتا ہے- نفاست پسندی یہاں آکر ہوا بن کر اڑ جاتی ہے- کام اور بس کام قائداعظم کا فرمان یہاں ان ملکوں میں دکھائی دیتا ہے یہ قوم بلکہ تمام قومیں ایک ایک منٹ کی قدر کرنا جانتی ہیں- اور وقت کو استعمال میں لاکر فائدہ اٹھاتی ہیں-

یہ لوگ گھر سے جاب کے لئے نکلتے ہیں تو راستے میں کسی سنیک بار سیون الیون سٹور پر رک کر ناشتہ کافی لیں گے اور گاڑی ڈرائیو کرتے کرتے شیو (Shave) بنانا- ٹائی لگانا- اور شرٹ بدلنے تک کے کام سرخ بتی پر ہی کر لیتے ہیں- اور آفس پہنچ کر آغاز ناشتے سے کرتے ہیں- اور دوسری جانب عورتیں بھی اسی طرح گاڑی میں ہی سرخ بتی پر میک اپ- کنگھی- پرفیوم- سپرے سے خود کو آراستہ کرتی ہیں- اور آنکھوں میں اگر نیند کے آثار باقی ہیں تو رومال اپنے لعاب سے گیلا کر کے آنکھوں پر پھیر لے گی-

امریکہ میں کچھ بھی مفت نہیں ہے اگر آپ کی گاڑی میں کسی نے ہوا بھر دی ہے تو اس کا بھی وہ معاوضہ لے گا- اور ٹائر بدلنے کا بھی-

امریکی قوم میں جہاں خوبیاں ہیں وہاں بہت ساری برائیاں بھی ہیں- مثلاً سور کھانا- شراب پینا- نشہ کرنا- سرعام جنسی اور غیر اخلاقی حرکتوں کا اظہار شراب کے نشے میں دھت بعض دفعہ اپنی قیمتی اشیاء تک پھینک جاتے ہیں- مثلاً پرس- موبائل فون- رقم زیادہ دے جانا اور قیمتی کاغذات تک بھول جاتے ہیں-

آپ یہ پڑھ کر حیران ہوں گے کہ چند دن پہلے جہاں جس جگہ جنگل اور درخت تھے- وہاں چند دنوں میں ہی ایک نئی کالونی- محلہ آباد ہے- امر واقعہ یہ ہے کہ یہاں تمام مکان لکڑی کے بنائے جاتے ہیں اور لکڑی کے مختلف سائز (Size) کے بلاک پہلے ہی تیار ہوتے ہیں- بس ان کو راتوں رات جوڑ کر مکان کھڑا کر دیتے ہیں جس میں زندگی کی ہر آسائش و آرام مہیا ہوتا ہے اور نہایت دلکش اور خوبصورت قطار میں کھڑے خوبصورت منظر پیش کرتے ہیں- ایک ہی Symmetry ہوتی ہے نہ کوئی بڑا نہ کوئی چھوٹا- مکان بنانے کا فریضہ یہاں Spanish لوگ ادا کرتے ہیں جو میکسیکو (Maxico) کی ریاستوں سے آئے ہیں یہ بہت کم انگلش جانتے ہیں- اور غریب ہوتے ہیں- یہ ہمارے ملک کے پٹھان لوگوں کی طرح محنتی اور انتھک ہوتے ہیں- اور لیبر (Labour) کا سارا کام امریکہ میں یہی کرتے ہیں-

یہ مکان پھولوں پودوں لائٹوں سے آراستہ نہایت پیارا منظر پیش کرتے ہیں- اور اپنی مرضی سے آپ ان مکانوں میں کوئی ردو بدل نہیں کر سکتے- اس کی تبدیلی یا مرمت کی باقاعدہ اجازت طلب کرنی ہوتی ہے اور اگر آپ نے بغیر اجازت کچھ انجام دے دیا تو بھاری جرمانہ ادا کرنا ہوگا- امریکہ میں گھر کی دیوار سے دیوار جڑی ہوئی ہے مگر مجال ہے کہ ہلکی سی آواز بھی دھمک کی آپ کو سنائی دے جائے-

یہاں لڑائی جھگڑا صرف زبانی کلامی حد تک ہے کوئی کسی پر ہاتھ تک نہیں اٹھا سکتا- اور اگر آپ نے غلطی سے دوسرے کو ہاتھ لگا دیا بس خیر نہیں ہے پولیس آپ کو ذمہ دار ٹھہرائے گی خواہ قصور وار اگلا شخص ہی کیوں نہ تھا- اور جس کو ہاتھ چھوا ہے وہ انشورنس کے پیسے علیحدہ لے گا امریکہ کی تیز ترین زندگی میں دولت' شہرت اور جائیداد تو ہر ایک نے بنائی ہے مگر بہت کم ہیں جنہوں نے اس کے ساتھ ساتھ دین بھی کمایا ہے- یہ ایسی میٹھی جیل ہے کہ احساس تک نہیں ہونے دیتی کہ عمر کا بقیہ حصہ کتنا رہ گیا ہے-

مسئلہ یہ ہے کہ لوگ اپنی شناخت پہچان- برادری- لباس- اور قومیت سب کچھ ہی تو کھو بیٹھے ہیں- اگر لوگ اسی طرح رہے تو ایک دن اس علامت کی طرح رہ جائیں گے جیسے ریڈ انڈین علامتی طور پر یہاں امریکہ میں نظر آتے ہیں-

اگر کسی نے اپنی اصل شناخت باقی رکھی ہے تو وہ سکھ برادری ہے- انہوں نے پگڑی- داڑھی- کڑا اور خوبصورت وضع قطع کے ساتھ ساتھ اپنے مذہب- کلچر- تہذیب- روایت زبان- نام اور قوم کو ملحوظ خاطر رکھا-

یہاں بولنے میں جو چیز کامن Common دیکھی ہے وہ ماچس (دیا سلائی) ہے ہم بھی ماچس کہتے ہیں امریکی تلفظ بھی ماچس ہے- اور کامن پرندہ چڑیا نظر آئی ہے- بالکل ہو بہو وہی چڑیا جو ہمارے گھروں- کھیتوں کھلیانوں میں ملتی ہے-

اور وہ سماں جو ہمارے مرکزی شہر ربوہ میں دیکھنے کو ملتا ہے اور خصوصاً رمضان المبارک میں اسے دیکھنے کو یہاں آنکھیں ترس جاتی ہیں- بچوں کے صل علیٰ کی آواز- سحری کے وقت جگانا- خدا کے گھر بکثرت حاضری- قرآن و حدیث کا درس- بہشتی مقبرہ اور عام قبرستان میں جوق در جوق لوگوں کا جانا یہ چیزیں یہاں خواب کی طرح نظر آتی ہیں-

وہ میرے بھائی بہن جو مادر وطن میں اچھے عہدوں پر ہیں اور مطمئن ہیں وہ ڈاکٹر' انجینئر' وکیل یا فارماسسٹ یا کسی بھی اچھے عہدہ پر فائز ہیں وہ اپنا Set Up ہرگز ختم کر کے نہ آئیں- اگر آئیں تو زیادہ سے زیادہ سیر و تفریح کی غرض سے آئیں- ہاں وہ دوست جو بے کار ہیں انہیں تلاش معاش کے لئے آنا چاہئے-

بس اتنا کہوں گا کہ یہ ممالک میٹھی جیل سے کم نہیں ہیں جہاں انسان نہ چاہتے ہوئے بھی مجبوراً رہتا ہے- اپنا ملک پھر اپنا ہے اس کی کیا ہی بات ہے-

---

[illegible] اسحق صاحب

عزیزم محمد صدیق صاحب شاکر

کا ذکر خیر

میرا بھتیجا عزیزم محمد صدیق شاکر جو ایک مخلص احمدی باپ مکرم میاں غلام نبی صاحب کمپوزیٹر آف بھاٹی گیٹ لاہور کا نہایت ہی مخلص اور فدائی احمدیت بیٹا تھا- مورخہ یکم جولائی 2000ء کو علی الصبح شدید ہارٹ اٹیک سے اس جہان فانی سے کوچ کر گیا-

میرا یہ بھتیجا زمانہ طالب علمی سے ہی احمدیت کا شیدائی تھا- پنجوقتہ نماز کا پابند اور روزوں سے شغف رکھتا تھا- احمدیت سے خلوص ایسا تھا کہ 1953ء میں جماعت کے خلاف پنجاب میں احرار نے جو فسادات برپا کئے تھے اس کا مرکز مسجد وزیر خان میں تھا- میرا یہ عزیز بھتیجا حالات معلوم کرنے کے لئے تن تنہا اس مسجد میں جا داخل ہوا اور خدا کے فضل سے وہاں سے سلامت بھی نکل آیا-

میرا یہ بھتیجا جوانی میں ہی اپنے خلوص کی وجہ سے ضلع لاہور کا نائب قائد خدام الاحمدیہ مقرر ہوا اور مکرم محمد یحییٰ صاحب قائد ضلع کے ساتھ مل کر خوب خدمات سلسلہ سرانجام دیں- عزیزم شاکر سال ہا سال سے جماعت احمدیہ لاہور کا نہایت ہی سرگرم فعال سیکرٹری وقف جدید چلا آ رہا تھا اور ہر سال جماعت لاہور کی طرف سے مجلس شوریٰ مرکزیہ کا نمائندہ منتخب ہو کر ربوہ آیا کرتا تھا اور ہمیشہ ہی جماعت لاہور کی طرف سے کسی نہ کسی سب کمیٹی کا ممبر بھی بنوایا جاتا تھا- اسی طرح بوجہ اپنے عہدہ کے جماعت لاہور کی مجلس عاملہ کا مستقل ممبر بھی چلا آ رہا تھا- عرصہ 36 سال سے حلقہ بھاٹی گیٹ جیسے وسیع و عریض حلقہ کا صدر بھی چلا آ رہا تھا اور ساتھ ہی خود ہی محصل کے فرائض بھی سرانجام دیا کرتا تھا-

امیر جماعت لاہور مکرم چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب کو عزیز پر بے حد اعتماد تھا- اور آپ مالی وصولی کا جو ٹارگٹ بھی عزیز کے سپرد کرتے اسے یہ سو فیصد پورا کر کے دم لیا کرتا تھا- ہمارے موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے عزیز کے سالہا سال سے تعلقات تھے اور مرحوم کی درخواست پر حضور کئی دفعہ ہمارے گھروں میں تشریف بھی لاتے رہے-

ریٹائرمنٹ کے بعد عزیز کو جو واجبات حکومت کی طرف سے ملے ان میں سب سے پہلے عزیز نے حصہ جائیداد ادا کیا اور زر کثیر صرف کر کے اپنے پیارے امام کی زیارت کے لئے جلسہ سالانہ U.K پر جا پہنچا پھر اگلے سال حضور کی قادیان آمد پر وہاں بھی جلسہ سالانہ میں شمولیت کی-

میرا یہ عزیز حکومت کے محکمہ ریونیو بورڈ میں ملازم تھا اور فرض شناسی کا یہ عالم تھا کہ 31 سالہ سروس کے دوران صرف 2 دفعہ معمولی سا لیٹ ہوا ورنہ ہمیشہ بروقت ڈیوٹی پر حاضر ہوا کرتا تھا اور اس لحاظ سے سارے دفتر میں ایک مثالی وجود تھا اور اپنی اسی محنت اور فرض شناسی کے باعث سیکشن سپرنٹنڈنٹ کے عہدہ سے ریٹائر ہوا-

ریونیو بورڈ کا محکمہ وہ محکمہ ہے جہاں معمولی سے معمولی کلرک بھی ہر ماہ ہزاروں کماتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے مرحوم کو نور ایمان سے ایسا نواز رکھا تھا کہ اپنی پوری سروس کے دوران حرام کے ایک پیسہ سے بھی کبھی عزیز کا دامن عفت میلا نہیں ہوا تھا اور یہی وجہ ہے کہ بوقت ریٹائرمنٹ عزیز کے پاس نہ تو کوئی اپنا مکان تھا اور نہ کوئی پلاٹ- ساری عمر کرایہ کے مکان میں ہی رہا اور اگر عزیز مرحوم کا اکلوتا بیٹا عزیز انعام اللہ کسی ملازمت پر نہ لگ چکا ہوتا تو صرف پنشن سے شاید دو وقت کی روٹی بھی بمشکل کھا سکتا-

عزیز ہمارے بہت بڑے خاندان میں نہایت ہی ہر دلعزیز اور معزز و محترم تھا- ہمارا خاندان لاہور کے طول و عرض میں کئی جگہوں پر رہائش پذیر ہے اور مرحوم کی یہ بہت ہی قابل قدر خوبی تھی کہ ہر رشتہ دار کی غمی و خوشی میں ضرور شرکت کرتا تھا بلکہ لاہور سے باہر بھی ہمارے بعض رشتہ دار جو کافی دور رہتے تھے ان کی غمی و خوشی میں بھی ضرور شرکت کرتا تھا-

اللہ تعالیٰ نے عزیز مرحوم کو چھ بچیاں عطا کیں لیکن سب بچیوں سے برابر محبت کی اور ہر ایک کو بوقت شادی اپنی حیثیت کے مطابق جہیز بھی دیا اور سب کی شادی اپنی زندگی میں ہی کر دی بالآخر 1975ء میں اللہ تعالیٰ نے مرحوم کو ایک لڑکا عطا کیا جس کا نام عزیز نے انعام اللہ رکھا- صرف اس بچہ کی شادی مرحوم اپنی زندگی میں نہیں کر سکا اور اب اس لڑکے کے نازک کندھوں پر سارے خاندان کا بوجھ آ پڑا ہے اس لئے وہ احباب جماعت کی خصوصی دعاؤں کا محتاج اور مستحق ہے- عزیز شاکر مرحوم میرے سب سے بڑے بھائی میاں غلام نبی کا بیٹا ہونے کے باعث میرا بھتیجا تھا اور اس کی اہلیہ عزیزہ ارشاد بیگم میری سگی بھانجی ہے اس لحاظ سے عزیز سے میری دوہری رشتہ داری تھی-

عزیزم محمد صدیق شاکر مرحوم نے جس خلوص' محبت اور لگن کے ساتھ جماعت کی انتھک خدمت کی ہے اس کے پیش نظر میں امید کرتا ہوں کہ احباب جماعت ضرور اس کے لئے یہ دعا کریں گے کہ جہاں اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت اور رفع درجات کرے وہاں وہ مرحوم کے سارے خاندان کا حافظ و ناصر بھی ہو اور ان کی تمام مشکلات کو محض اپنے فضل سے خود آسان کر دے بالخصوص عزیزم انعام اللہ کو اللہ تعالیٰ اپنے باپ کا بہترین قائمقام بنائے اور اسے ہمیشہ اپنی حفاظت میں رکھتے ہوئے اعلیٰ سے اعلیٰ دینی و دنیاوی ترقیات سے ہمیشہ نوازتا رہے-

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں-

نکاح

مکرم مرزا ہارون احمد صاحب ابن مکرم ڈاکٹر مرزا لئیق احمد صاحب حلقہ بیت المبارک دارالصدر ربوہ کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرمہ نورین سہیل صاحبہ بنت مکرم سہیل مسعود میاں صاحب مرحوم گلبرگ لاہور مورخہ 22 دسمبر 2002ء بروز اتوار بعد نماز ظہر بیت المبارک ربوہ میں حضرت مرزا عبدالحق صاحب صدر مجلس افتاء و امیر ضلع سرگودھا نے بعوض ایک لاکھ روپے حق مہر پر کیا- مکرم مرزا ہارون احمد صاحب مکرم صاحبزادہ مرزا حفیظ احمد صاحب کے پوتے ہیں جبکہ مکرمہ نورین سہیل صاحبہ مکرم داؤد میاں خان صاحب ابن مکرم میاں محمد یوسف صاحب مرحوم سابق پرائیویٹ سیکرٹری کی پوتی ہیں- اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں اور جماعت کیلئے بابرکت کرے اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے- آمین

درخواست دعا

مکرم بشارت احمد صابر صاحب کارکن فضل عمر فاؤنڈیشن تحریر کرتے ہیں کہ مکرم عبدالحامد منصور صاحب مدینہ ٹاؤن فیصل آباد کا پائلز کا آپریشن ہوا ہے اور ان کی اہلیہ مکرمہ شگفتہ حامد صاحبہ کا پتے کی پتھری کا کامیاب آپریشن گلوبل ہسپتال سوساں روڈ مدینہ ٹاؤن فیصل آباد میں ہوا ہے- احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ مولا کریم محض اپنے فضل و احسان سے دونوں کو کامل صحت عطا فرمائے اور آئندہ پیچیدگیوں اور پریشانیوں سے محفوظ رکھے- آمین

سانحہ ارتحال

مکرم نعیم احمد صاحب معلم اصلاح وارشاد بھون ضلع چکوال تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کے بڑے بھائی مکرم شفیق خان صاحب عرصہ دس سال بیمار رہنے کے بعد بعمر 42 سال 15 دسمبر 2002ء کی صبح بھون ضلع چکوال میں بقضائے الٰہی سے وفات پا گئے ہیں- مرحوم نے بیوہ کے علاوہ ایک بڑی بیٹی جو کہ ساتویں کلاس میں پڑھتی ہے اور تین چھوٹے بیٹے چھوڑے ہیں- مرحوم کا جنازہ 15 دسمبر 2002ء کو احمدیہ بیت النور بھون میں مکرم مربی صاحب ضلع چکوال نے پڑھایا- مقامی قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ بھون مکرم غلام محمد صاحب نے دعا کروائی- احباب جماعت سے ہمارے بھائی کی بلندی درجات کیلئے درخواست دعا ہے کہ مولا کریم انکے بیوی بچوں کا خود حامی و ناصر ہو اور والدین اور بہن بھائیوں کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے- آمین

ولادت

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مکرم مبشر احمد صاحب حال مقیم جرمنی اور مکرمہ عقیلہ ثوبیہ صاحبہ کو مورخہ 24 دسمبر 2002ء بروز سوموار پہلے بیٹے سے نوازا ہے- حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچے کا نام "طالوت احمد" عطا فرمایا ہے- اور خدا کے فضل سے بچہ وقف نو کی مبارک تحریک میں شامل ہے- نومولود مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب آف ننکانہ صاحب حال مقیم انگلستان کا پوتا اور مکرم سلطان احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ کوارٹر تحریک جدید ربوہ کا نواسہ ہے- احباب جماعت سے بچے کے نیک، صالح، باعمر، خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین ہونے کیلئے درخواست دعا ہے-

نکاح

مورخہ 13- اکتوبر 2002ء کو محترم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب بھامبڑی نے بعد از نماز عصر بیت الاقبال دارالنصر غربی میں مکرم ڈاکٹر لئیق احمد صاحب ولد ماسٹر منظور احمد ظفر صاحب دارالشکر ربوہ کا نکاح مکرمہ عرفانہ صبا صاحبہ بنت محمد اکرم مراد صاحب دارالیمن وسطی سلام کے ساتھ مبلغ تیرہ ہزار روپے حق مہر پر پڑھا احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ نکاح فریقین کیلئے ہر لحاظ سے مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے- آمین

مکرم عبداللہ وہاب صاحب دارالیمن وسطی ربوہ لکھتے ہیں کہ خاکسار کے چھوٹے بھائی مکرم عبدالودود صاحب ابن مکرم عبدالرحمٰن بھٹہ مرحوم دارالیمن وسطی ربوہ حال لاہور کا نکاح ہمراہ محترمہ بشریٰ صدیق صاحبہ بنت مکرم محمد صدیق صاحب آف چھانگا ڈسکہ ضلع سیالکوٹ مبلغ پچیس ہزار روپے حق مہر پر مکرم مرزا محمد صدیق صاحب امیر حلقہ ڈسکہ نے مورخہ 22 دسمبر 2002ء کو بعد نماز عصر بیت الذکر ندیم آباد ڈسکہ میں پڑھا- احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کیلئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے- آمین

درخواست دعا

مکرم عبدالرحمٰن صاحب کشمیری سیکرٹری اصلاح وارشاد حلقہ سول لائن جودھامل بلڈنگ لاہور کو ایک موٹر سائیکل کے ساتھ ٹکر کے نتیجے میں چوٹیں اور بدن پر کافی چوٹیں آئی ہیں چلنے پھرنے میں دقت ہے کمزوری اور ضعف بھی ہے ان کی کامل و عاجل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے-

یتامیٰ کی نگہداشت اور ہماری ذمہ داریاں

خدا تعالیٰ کے فضل سے 1400 بچے یتامیٰ کمیٹی کے زیر کفالت ہیں-

بچے اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت ہیں ان سے گھروں میں رونقیں ہوتی ہیں- وہ دیکھو ابو گھر میں داخل ہو رہے ہیں- بچے ابو سے لپٹے جا رہے ہیں ابو نے پیار سے بچوں کو اٹھا لیا- بچے خوش ہیں کہ ابو ان کے لئے ٹافیاں بسکٹ اور پھل لائے ہیں لیکن اف یہ کیا! بچے دروازے کی دہلیز پر کھڑے ابو کا انتظار کر رہے ہیں لیکن ابو تو آنے کا نام نہیں لیتے ہیں ماں گھبرائی ہوئی حسرت بھری نگاہوں سے اپنے پھولوں کو دروازہ پر دیکھتی جاتی ہے اور اپنے دوپٹہ سے آنسو صاف کرتے ہوئے بچوں کو بہلانے کے لئے ان سے پیار کرتی ہے انہیں گود میں بٹھاتی ہے اور انہیں بتاتی ہے کہ تمہارے ابو تمہارے پیارے ابو یہ گھر چھوڑ کر کسی اور گھر میں چلے گئے ہیں لیکن وہ اب اس گھر میں نہیں آئیں گے لیکن ہم ضرور ان کے پاس کسی دن جائیں گے- تمہارے ابو کا نیا گھر بہت اچھا ہے لیکن بچے حیران ہیں کہ ماں کی آنکھوں میں آنسو کیوں جاری ہیں؟ بات کیا ہے؟ ہمارے ابو کو کیا ہو گیا ہے؟ وہ کہاں گئے ہیں؟ ان کا اصرار ہے کہ ہمیں بھی ان کا گھر دکھائیں- مجبوراً ماں بچوں کو ساتھ لے کر ان کے پیارے ابو کی قبر پر لے جاتی ہے- بچے پریشان ہیں کہ ابو کو کیوں مٹی میں دفن کر دیا گیا ہے؟ یہ سوچیں بچوں کے لئے ایک معمہ ہیں- لیکن انہیں امید رہتی ہے کہ کوئی آئے ان سے پیار کرے ان کے لئے مٹھائی اور تحفے لائے- والد کی وفات کے بعد وہ بچے اور عزیز و اقارب خوش قسمت ہیں جو ان بچوں کو سنبھال لیتے ہیں ان کی ضروریات کا خیال رکھتے ہیں لیکن وہ بچے جن کو اس بات کی انتظار رہتی ہے کہ کوئی ہمیں پوچھے ہمیں پڑھنے کے لئے ہماری مدد کرے ہماری ضروریات کا خیال رکھے-

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان یتیم ہونے والے بچوں کے لئے جماعت احمدیہ کی ایک صدی مکمل ہونے پر ایک مضبوط نظام قائم کرنے کا اعلان کیا" جسے کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ" کا نام دیا گیا- ابتدا میں ارادہ یہ تھا کہ یتیم ہونے والے بچوں کو ایک جگہ رکھ کر کفالت کی جائے لیکن بعض مجبوریوں کی وجہ سے ایسا ممکن نہ ہوا- اس لئے یہ فیصلہ کیا گیا کہ بچوں کو ان کے گھروں میں ہی ان کی ماں یا دوسرے رشتہ داروں کے پاس ہی رہنے دیا جائے- لیکن ان کی کفالت کے لئے وظیفہ مقرر کر دیا جائے-

"کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ" نے اپنا دفتر دارالضیافت میں 1991ء میں قائم کیا اور بچوں کی مدد کے لئے درخواستیں لینے اور ان کا وظیفہ ان کے گھروں تک پہنچانے کا کام شروع ہوا- پاکستان کے طول و عرض سے یتیم ہونے والے بچوں کے کوائف دفتر میں پہنچنے کے بعد اس کو کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ کے اجلاس میں پیش کیا جاتا ہے جہاں اس امر کا فیصلہ ہوتا ہے کہ انہیں وظیفہ دیا جائے یہ فیصلہ ان کے حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے کیا جاتا ہے- پھر سال میں کم از کم ایک مرتبہ کمیٹی کا نمائندہ بغرض تربیت ان سے رابطہ کرتا ہے- "کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ" کی طرف سے بچوں کا وظیفہ ربوہ میں ان کے گھروں تک پہنچایا جاتا ہے اور ربوہ سے باہر رہنے والوں کو منی آرڈر کے ذریعہ رقم بھجوا دی جاتی ہے- وظائف کے لئے یہ رقوم احمدی مرد اور عورتیں عطیات دیکر کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ کے نام جمع کرواتے ہیں- طریق یہ ہے کہ آپ اپنی مالی استطاعت کے مطابق ماہانہ ایک رقم مقرر کر دیں یا ایک یتیم بچے کا خرچ جو حالات کے مطابق 500 روپے سے 1500 روپے ماہانہ ہے ہر ماہ امانت کفالت یکصد یتامیٰ میں جمع کروائیں مقامی طور پر خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں یا دفتر سے بھی رابطہ کر کے جمع کروا سکتے ہیں-

یتیم بچوں کی امداد کے لئے آپ بھی آگے بڑھیں اور اس فنڈ کو اپنے عطیہ سے مضبوط کریں اس وقت چار سو خاندانوں کے 1400 بچے زیر کفالت ہیں- اگر آپ کو مزید معلومات درکار ہیں تو "سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ" کو خط لکھ کر حاصل کر سکتے ہیں لیکن اس کار خیر میں حصہ لینے میں دیر نہ کریں اس راہ میں عطیات دینے سے آپ کے مال میں اللہ تعالیٰ بہت برکتیں دے گا اور آپ کے بچوں کے ساتھ یہ یتیم ہونے والے بچے بھی بڑھیں گے پھولیں گے اور آپ کے لئے مجسم دعا بن جائیں گے-

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ)

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب

سوموار	30-دسمبر	زوال آفتاب	12-11 :
سوموار	30-دسمبر	غروبِ آفتاب	5-16 :
منگل	31-دسمبر	طلوع فجر	5-39 :
منگل	31-دسمبر	طلوع آفتاب	7-06 :

گیس میگا پراجیکٹ پر دستخط ہوگئے

ترکمانستان سے افغانستان اور پاکستان تک قدرتی گیس کی فراہمی کے میگا پراجیکٹ کے فریم ورک معاہدہ پر جمعہ کے روز دستخط ہو گئے۔ تینوں ممالک کے سربراہان نے معاہدہ پر دستخط کئے۔ پاکستان کی طرف سے وزیر اعظم جمالی نے دستخط کئے جبکہ ترکمانستان کے صدر ظفر مراد نیازوف اور افغان صدر حامد کرزئی نے دستخط کئے۔ 2 سے تین ارب ڈالر کے اس پراجیکٹ پر اگلے سال ستمبر میں کام شروع ہونے کی توقع ہے اور یہ تین سے چار سال میں مکمل ہوگا۔ فروری میں کمیٹی کا اجلاس ہوگا جبکہ ستمبر تک اس کا ہوم ورک مکمل ہونے کے بعد تینوں ممالک کے سربراہ کابل میں جمع ہونگے۔ اس منصوبے کی فیزیبلٹی رپورٹ ایشیائی ترقیاتی بنک تیار کرے گا جس کے بعد اس کے پائپ لائن کے روٹ کا تعین ہوگا۔ ابھی اس کے بارہ میں دو روٹس تجویز ہوئے ہیں۔ ایک شمالی افغانستان کے راستے پشاور لاہور جبکہ دوسرا روٹ ہرات قندھار ہلمند وغیرہ کے راستے کوئٹہ ملتان تک پائپ لائن لائی جائے گی ترکمانستان کے صدر نے کہا کہ اس منصوبے پر کمرشل بنیادوں پر عمل ہونا چاہئے سیاست کا عمل دخل نہ ہو۔ اس منصوبے سے علاقے میں ذرائع مواصلات کی ترقی اور معاشی خوشحالی آئیگی۔ اور پھر اس کے بعد ریل اور سڑک کا راستہ بھی ہموار ہوگا۔ اس منصوبہ کا خرچ کنسورشیم گروپ لگائے گا۔

ڈاکٹر عشرت العباد سندھ کے 31 ویں گورنر

ایم کیو ایم سے تعلق رکھنے والے سابق صوبائی وزیر ڈاکٹر عشرت العباد نے جمعہ کے روز گورنر سندھ کا حلف اٹھالیا۔ وہ سندھ کے 31 ویں گورنر ہیں۔ قبل ازیں ڈاکٹر عشرت العباد ایک خصوصی طیارے کے ذریعہ اسلام آباد سے کراچی پہنچے جہاں ان کا ایم کیو ایم کے اراکین نے پرجوش خیر مقدم کیا گیا۔ ایئر پورٹ سے ایک جلوس کی صورت میں انہیں ایم کیو ایم کے ہیڈ کوارٹر نائن زیرو لے جایا گیا۔ جہاں الطاف حسین نے لندن سے ٹیلی فونک خطاب بھی کیا۔ ڈاکٹر عشرت العباد نے کراچی میں تعلیم حاصل کی۔ اور ڈاؤ میڈیکل کالج کراچی سے ایم بی بی ایس پاس کیا۔ اور وہ 1990-92 میں ہاؤسنگ کے صوبائی وزیر رہ چکے ہیں۔ 1992ء سے وہ لندن چلے گئے۔ ان پر کئی مقدمات بھی قائم ہوئے۔ اس سال ان کے بھائی احسن العباد قومی اسمبلی کے رکن منتخب ہوئے ہیں۔

میاں اظہر مستعفی ہوگئے مسلم لیگ قائداعظم کے صدر میاں محمد اظہر نے پارٹی صدارت سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ میاں اظہر انتخابات میں شکست کھا گئے تھے اور گزشتہ دنوں ان کے خلاف پارٹی کی طرف سے تحریک عدم اعتماد بھی لائی گئی جسے بعد میں واپس لے لیا گیا۔ اب انہوں نے کہا ہے کہ پارٹی کو انتشار سے بچانے کیلئے صدارت سے الگ ہو رہے ہیں۔ امید ہے کہ چوہدری شجاعت حسین پارٹی صدر منتخب ہوجائیں گے۔

پتنگ بازی میں مہارت کا عالمی ریکارڈ

اسلام آباد کے ایک پی ایچ ڈی سائنٹسٹ ڈاکٹر اعجاز الحق نے پتنگ بازی کا ایک عالمی ریکارڈ قائم کیا ہے۔ انہوں نے ایک ہی ڈور سے ایک سو پتنگ اڑانے کا کامیاب مظاہرہ کیا۔ یہ سارا کام انہوں نے سائنسی اصولوں کے تحت کیا۔ اور پورا سسٹم اپنے ہاتھ سے ڈیزائن کیا ہے۔ اب وہ پانچ سو پتنگوں کو اڑانے کا ڈیزائن بنانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ قبل ازیں کینیڈا کے ایک باشندہ نے 36 پتنگ اڑا کر ریکارڈ بنایا تھا۔

بھارتی بسوں کو راہداری کی اجازت پاکستان نے افغان صدر کی درخواست پر بھارت کی طرف سے افغانستان کو دی گئی 400 بسوں کو پاکستان سے راہداری کی اجازت دے دی ہے۔

گروزنی خودکش حملے 41 ہلاک چیچنیا کے دارالحکومت گروزنی میں خودکش حملوں میں کم از کم 41 افراد ہلاک اور 60 سے زائد زخمی ہو گئے ہیں۔ دھماکہ خیز مواد سے لدے ہوئے ٹرک اور جیپ سرکاری عمارت کے جنگلے کو توڑتے ہوئے بلڈنگ کے اندر جا گھسے۔ عمارت کے باہر کھڑی گاڑیاں بھی تباہ ہوگئیں۔

عراق پر بمباری امریکی اور برطانوی طیاروں نے جنوبی عراق میں بمباری کر کے تین افراد کو ہلاک اور 16 کو زخمی کردیا۔

جنگی تیاریوں کا حکم عراقی حکومت نے شہریوں کو خوراک اور ایندھن ذخیرہ کرنے کی ہدایت کی ہے۔ امریکہ کسی وقت بھی حملہ کرسکتا ہے۔ شہریوں کو حفاظتی تدابیر اختیار کرنے کی تربیت دی جا رہی ہے۔ سول ڈیفنس کو الرٹ کر دیا گیا ہے۔ ڈاکٹروں کی چھٹیاں منسوخ اور ہسپتالوں میں ادویات کا سٹاک کیا جا رہا ہے۔ عراق کے نائب صدر نے کہا ہے کہ ایٹمی ہتھیاروں کے بارے میں امریکہ اور برطانیہ کے الزامات غلط ہیں اسرائیل اشتعال پھیلا رہا ہے۔ اسلحہ انسپکٹروں کو کوئی ثبوت نہیں ملا۔ لبنان نے کہا ہے کہ اسرائیل فلسطین سے توجہ ہٹانا چاہتا ہے۔ فرانس میں امریکی جارحیت کے خلاف تاریخی مظاہرہ کیا گیا۔

اسرائیل کی دہشت گردی اسرائیلی فوج نے دہشت گردی کی تازہ کارروائیوں کے دوران مزید 16 فلسطینیوں کو جاں بحق کر دیا ہے جبکہ 20 فلسطینی زخمی کر دیئے۔ مغربی کنارے میں اسرائیلی فوجیوں نے کریک ڈاؤن کیا۔ درجنوں فلسطینیوں کو گرفتار کرلیا۔ گھر گھر تلاشی لی اور چھاپے مارے۔ بیت اللحم میں کرفیو لگا دیا گیا ہے۔

اقوام متحدہ کے انسپکٹروں کو نکالنے کا فیصلہ

شمالی کوریا نے اقوام متحدہ کے انسپکٹروں کو نکالنے کا فیصلہ کیا ہے اور نیوکلیئر پروگرام ترک کرنے سے انکار کردیا ہے۔ بین الاقوامی ایٹمی توانائی کے حکام کا کہنا ہے کہ علاقے میں صورتحال انتہائی سنگین ہوگئی ہے۔

امریکہ میں پاکستانیوں کی گرفتاریاں امریکی امیگریشن حکام نے پاکستانیوں کی گھر گھر تلاش شروع کر دی ہے اور ہزاروں پاکستانیوں کو بلاوجہ گرفتار کرلیا گیا ہے۔ عقوبت خانوں میں تشدد کا نشانہ بنانے کے بعد ڈی پورٹ کر دیا جاتا ہے۔ امریکہ کے نئے قانون آئی این ایس کی آڑ میں مسلمانوں کو خصوصاً نفرت وحقارت کا نشانہ بنایا جارہا ہے۔ بعض پاکستانیوں کو گرفتاری کے بعد برہنہ حالت میں رکھا جا رہا ہے۔ پاکستانی حلقوں میں سخت خوف وہراس ہے۔

(روزنامہ پاکستان 28 دسمبر 2002ء)

ایران کی ثالثی مسترد بھارت نے مسئلہ کشمیر پر ایران کی ثالثی مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ مسئلہ کشمیر پر تیسرے فریق کے حوالے سے ہماری پوزیشن واضح ہے اس کے لئے کسی ثالثی کی ضرورت نہیں۔

ترکی امریکہ کی حمایت سے دستبردار اسلحہ انسپکٹروں کی واضح رپورٹ آنے تک ترکی نے عراق کے خلاف امریکہ کی حمایت سے دستبرداری کا اعلان کیا ہے اور کہا ہے کہ عراق پر حملے کے بارے میں اقوام متحدہ کی پیروی کریں گے۔

شیخ حسینہ عوامی لیگ کی صدر منتخب بنگلہ دیش میں شیخ حسینہ مسلسل چھٹی بار بلا مقابلہ عوامی لیگ کی صدر منتخب ہوگئی ہیں۔

عالمی مقابلہ حسن قرأت بنگلہ دیش میں بارھواں مقابلہ حسن قرأت شروع ہوگیا ہے۔ مقابلہ میں سری لنکا، پاکستان، بھارت، ایران اور میزبان ملک بنگلہ دیش کے قاری حصے لے رہے ہیں۔

آپ کے عطیہ خون سے قیمتی جان بچ سکتی ہے

شادابی
خون صاف کرتی اور خون پیدا کرتی ہے
Ph: 04524-212434, Fax: 213966

سنہری موقع
ایک چلتا ہوا کاروبار با موقع فوری فروخت کرنا ہے
ضرورت مند احباب رابطہ کریں۔ فون 212592 P.P
وحدت شوز کالج روڈ ربوہ

پکوان مرکز
ہر قسم کی تقریبات کیلئے عمدہ اور لذیذ کھانے تیار کروائیں رابطہ کریں اور وقت بچائیں۔
کمال بیٹ کیٹرنگ سروس
گولبازار ربوہ فون 212758

خالص سونے کے زیورات
فینسی جیولرز
محسن مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
میاں اظہر احمد، میاں مظہر احمد
فون دکان 212868 رہائش 212867
fancy_jewllers@hotmail.com

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 61